السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے محمد فاروق ناگی خریداری نمبر3742 لکھتے ہیں کہ کیااپنے کٹھن معاشی حالات کے پش نظر موت مانگی جا سکتی ہے ؟ وہ کیا چیزیں ہے جن کا مرنے کے بعد ثواب پہنچتا رہتا ہے ؟کتاب وسنت کی روشنی میں ان کا جواب دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنیا میں کیسے بھی کٹھن حالات ہوں کسی بھی صورت میں موت کی آرزو نہیں کرنا چاہیے ، حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بحالت مرض موت کی تمنا کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اے چچا جان !موت کی تمنامت کیجیے کیونکہ اگر آپ نیک ہیں تو آپ بقیہ زندگی میں مزید نیکیاں حاصل کریں گے ، یہ آپ کے لیے بہتر ہے اور آپ اگر گناہ گار ہیں تو اپنے گنا ہوں سے توبہ کر سکتے ہیں تو آپ کے لیے بہتر ہے ، لہذا آپ کسی بھی صورت میں موت کی تمنا نہ کریں ۔ (مسند امام احمد : ج2ص 339)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "تم میں سے کوئی بھی اپنی کسی مصیبت کے پش نظر موت کی تمنا نہ کرے اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو اس طرح کہہ لے اے اللہ !مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کرلینا جب میرے لیے مرنا بہتر ہو ۔ (صحیح بخاری : الدعوات 2351)

مرنے کے بعد میت کو مندرجہ ذیل چیزوں کا ثواب پہنچتا رہتا ہے ۔

اگر کوئی اس کے حق میں دعا کرتا ہے تو میت اس سے بہرہ ور ہوتی ہے بشرطیکہ دعا میں قبولیت کی شرائط موجود ہوں ، حدیث میں ہے کہ اگر کوئی بھی مسلمان اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے ، اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تعینات کر دیا جاتا ہے جب وہ کسی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور اسے اللہ کے ہاں اس کے مثل اجرملنے کی دعا کرتا ہے ۔ (مسند امام احمد : ج6ص 452)

میت کی نذر پوری کرنا : میت نے اپنی زندگی میں کوئی نذر مانی تھی لیکن اسے پورا کیے بغیر موت آگئی تو لواحقین کو چاہیے کہ اسے پورا کریں ، وہ نذر خواہ روزے کی ہو یا حج یا نماز ادا کرنے کی ، چنانچہ روزے کے متعلق صحیح بخاری 1952) حج کے متعلق صحیح بخاری : 1852 ، اور نماز کے متعلق صحیح بخاری تعلیقاً : باب من مات وعلیہ نذر ، مطلق نذر کے متعلق بھی حدیث میں آیا ہے ۔ (صحیح بخاری : الایمان والنذور6698

میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تاکید کی تھی کہ وہ اپنے فوت شدہ بھائی کا قرض ادا کرے ، کیونکہ وہ عدم ادائیگی کی وجہ سے اللہ کے ہاں محبوس ہے ۔ (مسند امام احمد : ج4ص 136)

نیک اولاد جو بھی اچھے کام کرے گی والدین کو وفات کے بعد اس کا فائدہ پہنچتا رہتا ہے کیونکہ ارشادباری تعالیٰ ہے : کہ انسان کے لیے وہ کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی ۔ (53/النجم : 39) اور اولاد بھی انسان کی کوشش اور کمائی میں سے ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ۔ (دارمی : ج2ص 247)

صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات : حدیث میں ہے کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ، یعنی صدقہ جاریہ ، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے ۔ (صحیح مسلم : الوصیة1631)

اس سلسلہ میں ایک جامع حدیث بھی ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "انسان کی موت کے بعد جو حسنات اور اعمال جاری رہتے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ علم جس کی اس نے لوگوں کو تعلیم دی اور اس کی خوب نشر واشاعت کی ۔

نیک اولاد جو اپنے پیچھے چھوڑ گیا ۔

کسی کو قرآن مجید بطور عطیہ دیا ۔

مسجد بنا کر وقف کر دی ۔

محتاج اور ضرورت مند کو گھر بنا کر دیا ۔

کسی غریب کے لیے پانی کا بندوبست کر دیا ۔

(وہ صدقہ جسے اپنی زندگی اور صحت میں نکالا اس کا ثواب بھی مرنے کے بعد بدستور پہنچتا رہے گا۔ (ابن ماجہ۔ المقدمہ 242

درج بالا وضاحت کے علاوہ کچھ چیزیں لوگوں نے خود ایجاد کرر کھی ہیں اور ایصال ثواب کے لیے انہیں عمل میں لایا جاتا ہے لیکن وقت اور مال کے ضیاع کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا، مثلاً قل خوانی، ساتواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ پر قرآن خوانی اور کھانے وغیرہ کا بندوبست ہوتا ہے، اس کا میت کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا کیونکہ اس کا کتاب وسنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:176